رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳

REGISTERED NO. A.783



نصف قیمت

صرف ایکدن کیلئے عام ایک اعلان ۱۷ اگست سے ۲۷ اگست تک

قیمت کے علاوہ دیگر شاندار رعایتیں

منیجر رسالہ انتخاب لاہور

صنعت و حرفت کی کتابیں

زراعت و باغبانی

مذہب اسلام

سفرنامے

تذکرات و سوانح عمری

حفظ و طب

فارسی کتابیں

تاریخی معلومات

ناول و افسانے

لطائف

المشتہر منیجر رسالہ انتخاب لاہور

جلد ۱۳ نمبر ۳۱

مضامین غیر

(۱۰ اگست ۱۹۲۶ء)

رباعیات

اک دوست نما عدو کے اشعار ہیں خواب
ہم اسکا رکو لیا ہے لوگون نے عتاب
بے لطف و نوش و حسن کی چاٹ ہے
خلوت ہو حسین ہو اور ہو جام شراب

ڈھلتی ہے جوانی تو ہوس بڑھتی ہے
پیری بھی جوانی کا سبق پڑھتی ہے
خواہش ہے کہ ہو نہ جوانون میں شمار
رنگت بالون پہ جب سیہ چڑھتی ہے

بالون میں لگا لیا سیہ جبکہ خضاب
گویا کہ آیا عود لمحہ میں شباب
جاتا ہے نکل دل سے خیال پیری
دیتے ہیں ضعیفی میں بھی ہوچھو کو تاب

پیری سے جسم ہوگیا ہے پر کار
لیکن پڑتی ہے اک حسین پر بے نگاہ
بس بوالہوسی اسکو لیے پھرتی ہے
بالون کے ساتھ دل بھی ہوتا ہے سیاہ

پیری سے ملاقات ہے لرزش کے ساتھ
باتیں کرتا ہون اوس سے غرض کیساتھ
جب دیکھتا ہون مسکراتا ہون کو
سر ہلنے لگا ہے دل کی جنبش کے ساتھ

اے ساقی سے لقا و گلرو گل فام
آئی ہے جوانی کی مرے بھی اب شام
لیکن چھٹتی نہیں جو منہ سے اب تک
عادت ہے بڑا پیتے ہیں بے آشام

تھوڑا سا ذرا اور دے ساقی
بہ تاب و گلاب بھی ملا دے ساقی
لا ہاتھ بڑھا تجھکو اگر میں چھیڑون
اک ناز سے ہنس دے کھلکھلا دے ساقی

ہے آب آتشین سے کرنا دل گرم
صحبت سے اسکے کیون مجھے آئے شرم
شیشے ہی کی آڑ سے دکھا دے جلوہ
کیون مجھسے خفا ہے اس گھڑی بت ہرگرم

دیکھا حسن و جمال کا جو ن ہو کا
دنیا کو تج دیا ہے سینے لو کا
بیٹھے ہیں خیال لب اپنے دل میں
بگڑے گی بات اگر میں اکی چو کا

بان لا جام و صراحی و شیشہ و خم
صحبت ہو نہت رزے یون ضل ہو گم
اک عالم بیخودی ہو طاری مجھپر
اتنہ جلد نہ بچھڑ اس طرح تو گم ہم

اس سرو قدی کا بھی چرچا ہوگا
اور زلف سیہ سے فتنہ برپا ہوگا
اک عالم رستخیز ہوگا پیدا
امروز اگر نہیں تو فردا ہوگا

نظیم

نوٹ اطلاعی:- آخری رباعی ایک استاد کی فارسی رباعی کے مضمون پر ہے۔

بے اصل مشہورات

رقیب از خود غلط یونہیں اڑا دیتے ہیں بے پر کی

نبشتر

پرانے جہاندیدہ لوگون کی یہ ڈینگ بھی کچھ بے اصل ہے کہ سب پیشون کی سرتاج کھیتی ہے اوسکے بعد صنعت کا مرتبہ ہے اوسکے بعد نوکری ہے۔ آخری درجہ بھیک کا ہے چنانچہ شاعر کہتا ہے ؎

اُتم کھیتی مدہم بان
نِرکھد چاکری بھیک ندان

خصوصًا اس بھیک منگے ملک میں ہم نے جب سے آنکھیں کھولی ہیں بھک منگون کی وہ کثرت دیکھی کہ ان تیری بناؤگی کو جو کا ذکر کیا ہے بھک منگون کے بڑے بڑے محل کھڑے ہیں جیسا کہ ہم نشتر میں بیان کر چکے۔ اب تین چیزیں رہ گئیں۔

(۱) کھیتی۔ ان صاحب۔ کیا کہنا اس شریف پیشہ کا۔ اسی کی بدولت آج غلامی کا طوق گلے میں ہے۔ بوتے ہیں جوتے ہیں سینچتے ہیں راتون کو جاگ کے حفاظت کرتے ہیں جب فصل تیار ہوتی ہے تو بسر مشقتی دینے کی نوبت بھی نہیں آتی کہ مہاجن صاحب کا پیادہ سر پر نازل ہو جاتا ہے ۔ کہو دوست زمادین گوہون تو آسون خوب ہوا۔ لالہ کہتے ہیں کہ کھون ادھ نہ بیچ ڈارین۔ ہم کل گئی سب دگیہون خوب پیدا ہوا اللہ لگتے ہیں کہین اور نہ بیچنا ہم سب تلے بیٹھنگے۔ غریب زمادین کی جان نکل گئی۔ بیسا کہ پانچ من غلہ لالہ نے پندرہ من کے وعدہ پر دیا تھا۔ اب فی روپیہ تین سیر جنس باذن کے حساب سے زیادہ بیٹھے اور خیر سوچے سے دہی پڑیگی کہ نہ دین تو دقت بے وقت لالہ کی رحم دلی سے فائدہ کیونکر اوٹھائین۔ مہاجن کے اصل سود اور سود در سود کی ادائی سے نجات نہیں ہوئی تھی کہ زمیندار صاحب کا گورینٹ نازل ہوا۔ لالہ اور عکری بیباق کر دینے کیلئے دوسرا خوف لگا ہوا ہے پنے علاوہ زمیندار پر سارا چندا بقشی ہوئی جاتی ہے۔ الغرض چیٹیا ادرپت اپنی کوشش بھی پیاسا دقنا قہ کی مصیبت میں گرفتار ہے اور یہی کھیتی جو ہوئی وہ کھیتی کے اتم ہونے کا گیتا ہے۔

اگر اُتم ہونے سے یہ مطلب ہے کہ دنیا کی زندگی ہا تمیتکار کی محنت مشقت پر منحصر ہے تو بیشک کھیتی اُتم لیکن ہر پیشے کا فائدہ پیشہ ور کی ذات کو ہونا ہے بہ عجیب کا۔ یا۔ ہے جسکا یہی تنا پیشہ ور خوش ہوں گوالیا اور مہاجن مالامال ہے۔

ڈاکو ہیں نہ ... [illegible] ... کو اس میں تو
تعلقدار صاحب انگریزی کے ... ہے اور کہ
مسند ... [illegible] ... جنکے ... زبان فرماتے
ہیں رنڈیوں کے نخرے ... کی طرح ... دولت ... جاتے
ہیں عزت ہوتی ہے تو ... راحت ہوتی ہے تو
وہ نہیں۔ کھیتی کسانی کرنے والے کو کیا ملتا ہے؟
جو رقم مالگزاری میں جاتی ہے اوس سے سرکاری
ملازمین مزے کرتے ہیں پیٹ پالتے ہیں کرسیاں
توڑتے ہیں حکومت کرتے ہیں۔ بیچارے کاشتکار
کی قسمت میں وہی ... کی روٹی اور گدڑی کا بچھونا۔
کیا اسی کا نام ہے اُتم کھیتی؟

ایک صاحب ہیں جنھوں نے خواب میں کبھی ہل نہ
چلایا ہوگا جاڑوں میں نیچے اور گرمیوں میں پہاڑ کی
چوٹی پر بیٹھ کر ... اڑاتے ہیں۔ یہ ہیں نوکر۔ نوکری کا
درجہ اس مشہور مقولے میں تیسرا ہے۔ مگر کوئی کسان
ان سے اُتم ہونے کا دعوے کرے تو اس مقولے کی حقیقت
کھل جائے۔ پس ثابت ہوا کہنے والا کچھ ہو نہیں جانتا۔
ماسوا اسکے یہاں کی ہری بھری کھیتیاں دیکھ کے
[illegible] ... میں ... آتا ہے۔ کوئی یہاں
سے ... [illegible] ... اور اپنے گھر سے
جب ... [illegible] ... دام وصول
کر لیتا ہے۔ [illegible]
[illegible]

اور ان بانی کو ... دستکاری اور تجارت دو رہ گئے ہیں تجارت
ہے اگر تجارت ہوتی تو آج محتاج کیوں ہوتے جب اس کے
وجود ہی ہمارے ملک میں نہیں تو اوسے ترقی کیا ہو۔
دستکاری کا یہ حال ہے کہ لندن گئے ... ہو گئے ...
گئے جاپان گئے مگر آج تک ایک دیا سلائی بھی نہ بنا سکے
ایک پنسل بھی ابھی نہ بنائی۔ ان کو بھی ... کو ... ہیں
صدا میں سنتے ہیں چارپائی ہوا اور چارپائی کا کام
بڑھئی ہے۔ جوتا لوٹی پھوٹی چھتری ... پاس
جگہ رہی۔ ذلیل میں ... جیسے ہیں آپ ہی آپ
بڑھیا کا کاتا جولاہوں کا تانا۔

رہی تجارت تو وہ دلالی فرنگ کی بدولت انشاءاللہ
اپنا خون چوس کے موٹے ہونے کی فکر میں ہے۔ اپنی
جوتیاں جہاں کے غیب رہی ہے۔
رہا چاکری۔ ہاں یہ ہے ... کا ... والی
مرتبہ۔ ماشاءاللہ ... کو ... کے جواب میں ... دعا دیتی ہیں
جیتے رہو۔ سو روپے کے نوکر ہو۔
صاحبزادے جب تعلیم کے ... حاصل ... ہو کے
نکلتے ہیں تو ... ہوتے ہیں۔ ...
[illegible]
[illegible]
[illegible] ... حضرت
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ہو گئے مگر انتظار میں ... کیے اور کوئی کام نہ سیکھا۔
پھر جہاں ... پیچھا سرکاری نوکری کی تلاش ہوئی
چاہے تنخواہ دس پانچ روپیہ ہوں مگر اوپر کی آمدنی
بفضل ... رشوت سے کام چل جائیگا۔
اور اگر پولیس میں جگہ مل گئی تو پھر کیا پوچھنا ہے عمل
دست غیب ہاتھ لگا۔ معمولی کانسٹبل میں ... رہا پچھ
بغل میں ... کوس جا پہنچتا ہے صاحب کے
دروازے پر نوکری کہلاتی ہے۔ ایک ... ہے
کرنے پڑتے ہیں تو کیا ہوا ... کے سلام کرتے
ہیں تمام ... پر رعب تو ہے۔ ... عزت نہ کھیتی
کی ہے نہ ... کی۔

لہذا یہ مقولہ لغو اور سر تا سر لغو ہے۔ کسی زمانہ میں
صحیح ہو تو ہو۔ یا آدمی ... کرے یا نوکری ورنہ ہے
کیا ... سودا ... اور بھیک ہے۔ کھیتی ...
کا نام لینا بیکار ہے۔ اس مقولے کی بڑی خامی یہ ہے
کہ ... آجکل حصول زر یا تحصیل معاش کے لیے
ایجاد ہوئے ہیں ... نہیں ہے۔ ...
پیشہ ... کی شاگردی ...
... ہو یا ...
... بنا ... بنا۔
ان پیشوں کے متعلق اور ... میں ہیشہ سے
بڑے بڑے مضامین لکھے جا چکے ہیں ... ہم
... کرتے ہیں۔ ...
ہو گی تو ... تفصیل لکھی جائیگی۔
ایک کی ... [illegible] ... معاش
[illegible] ... کا فرض منصبی یہی ہے کہ ان
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

عالم ہے کہ نہ پیرایہ کلام ہی بس میں نہیں۔ قوت ناطقہ کا یہ حال کہ افسانہ کہتا ہی رہی اور لیک ہو گر نقل مطابق اصل تو نے مجھے بیٹے اوس سے نقل کیا اور شائع کیا۔ انھیں میں سے بعض چربے ٹوٹے، اون کو خراب ہونے کا بھی خبط ہے۔ سبحان اللہ اوس ظرافت کو کیا کہنا جس کے حامل حضرت ہیں۔

کسی مذہب کے ساتھ ہنسی کی، کلام الٰہی کی۔ مقابل لے بھی مسخرے ہیں اور فحاشی کا برتاؤ کیا۔ اسکا نام شذرات ہے اور اسے ظرافت بھی کہتے ہیں۔ خود مسخرے بنے اپنی ذات کو اگر گدھا بیوقوف کہا اور دوسروں کو اپنے اوپر ہنسوایا مگر علمی اخلاقی ادبی، سیاسی معاشرتی زمانے کو کھاو اور کہیں انکے دشمن۔ اس خیال از مسخرہ بھی کی کمی کا نام ظرافت ہے۔

(باقی پھر)

راقم: ظلا سفر

اندھا ہو جنیا کا باپ پیر تیرے کونڈے کرونگی

پرانے جانو ایک شخص بیان کیا کرتے تھے ایک تھیں جنیا کی ماں وہ تھیں زردی خوب دار مگر جنیا کے باد ھو پر سو جان سے نثار تھے۔ بار انگلے دن تھے جبھی کمائی کر جورو کی خبر و جب تم گھر میں نہیں ہوتے ہو تو وہ اپنے جی بہلانے کا سامان کر لیتی ہیں۔ بہت نے کہا جھوٹ ہے غیرت سے تکا آزمائش کر دیکھا وا ریکھا ہوں۔ آخر تھرو سوچ گیا خوشی خوشی گھر میں آئے جنیا کی اماں بولیں جیتے رہو ایسے خوش ہو جیسے کچھ پڑا پا! میاں نے کہا ہاں بھی کی بنیا میں ایک پیر کی کوئی قبر ہے۔ بی بی کیا بیان کروں کیسے بزرگ ہیں۔ اپنے دل کا حال جو کوئی لکھ دیتا ہے فوراً اوسکی مراد بر آتی ہے۔ قبر سے کل سوالوں کا جواب عنایت ہوتا ہے"

جنیا کی اماں بہت خوش ہوئیں کہنے لگیں "اللہ ہم بھی جائیں۔ لڑکی جوان ہو گئی ہے اوس کی شادی کے لیے دعا مانگینگے"

میاں نے اجازت دی مگر عذر کیا کہ میں تمھارے ساتھ نہیں جا سکتا۔ مجھے کام ہے۔ تم خود اکیلے بیٹھ کے چلی جاؤ۔ ویران جگہ ہے قبرستان میں چادر اوڑھ لینا۔ ایسا ہی ہے تو جھٹپٹے وقت چلنا اوس وقت وہاں کون ہوگا"

میوں تیرہ دن کٹا جنیا کی والدہ بن ٹھن کے اکیلے پہنچیں قبرستان کی راہ لی۔

جنیا کے باپ پہلے ہی سے ایک ٹوٹی قبر میں بیٹھے درود باآواز بلند پڑھ رہے تھے۔ پہلے تو مُردے سے بات چیت کرنے میں بی بی جھجکیں مگر عقیدہ اور مراد کی اہمیت نے جرات دلائی۔ ڈرتے ڈرتے قبر کے پاس پہونچیں۔ چٹ چٹ بلائیں لیں۔ اندر سے پیر صاحب نے فرمایا "مانگ کیا مانگتی ہے" جنیا کی اماں نے لوتا تال سُر کے ساتھ کہنا شروع کیا۔

"اندھا ہو جنیا کا باپ پیر تیرے کونڈے کرونگی
کونڈے کرونگی۔ چوکی بھرونگی۔ مارے اندھا ہو
جنیا کا باپ"

پیر جی نے پوچھا کہ آخر اوس کے اندھے ہونے میں کیا مصلحت ہے موت کی دعا کیوں نہیں مانگتی۔ فرمایا واہ! اپنے میاں کے مرنے کی دعا مانگوں تو سہاگن کیونکر رہوں۔ اور تیرے سے میرے صدقے میں جو بچے ہوئے ہیں اونکا باپ کسے بناؤں۔ دوسرے ایسا چاہنے والا میاں چراغ لے کے ڈھونڈھونگی تو نہ ملیگا۔ بڑھاپا اوسی کے سہارے کاٹونگی"

پیر جی دل میں اس محبت سے بہت مسرور ہوئے۔ آواز حزین سے ہدایت فرمائی کہ جنیا کے باپ کو روز پلاؤ دو کباب شیر مال میں سنبوسہ حلوے، مالائی، مرغ مسلّم، کھلاؤ۔ چالیس دن میں اندھا ہو جائیگا۔

بی بی وہاں سے مراد پا کے پلٹیں۔ آتے ہی مطبخ گرم کر دیا طرح طرح کے کھانے پکائے۔ آدھی رات کو جنیا کے ابا جو آئے تو کھانوں کی خوشبو سے دماغ معطر ہو گیا۔ کہنے لگے بی بی آج تم نے کسی کی دعوت کی ہے؟ وہ بولیں دعوت کس کی کرونگی میرا کون بیٹھا ہے۔ تم روز بروز دُبلے ہوئے جاتے ہو جی کا ہوا ایک آدھ مہینے زری قوت دار غذا کھلا دوں۔ کچھ منہ پر پانی پھر جائے اسم سوکھ کے قاش ہو گئے ہو۔ آئینے کے اپنی صورت تو دیکھو سچ تو ہول آتا ہے"

میاں نے شفقت کا شکریہ ادا کیا خوب خوب کھانے کھائے۔ ایک مہینہ بھر کے بعد کہنے لگے۔ کیا کہوں بی بی اوس شخص کی سوجھ میں اتنا فرق آگیا ہے کہ دن دہاڑے تمھاری ناک نہیں دکھائی دیتی چھو سپاٹ نظر آتا ہے منہ کی ٹکیا چپاتی معلوم ہوتی ہے۔ کاغذ پر حرف چیونٹیوں کی طرح رینگتے ہیں۔ ہائے یہ آنکھوں پر کیسی آفت آئی"

دکھاوے کے طور پر بی بی نے منہ بنایا۔ بسوریں ایک آدھ سسکی لی۔ مگر دل باغ باغ ہو گیا۔

چپکے چپکے پیری کی بلائیں لیں۔ سوچیں کہ اب سہی دن وہ آئی ہے پھر میاں ہیں اور میں ہوں۔

انتظار و اضطراب میں دس دن گئے۔ جنیا کے باپ کے دیدے تو ویسے ہی روشن و صاف رہے مگر بینائی کسی دوسرے کو نظر آنے والی چیز نہ تھی۔ بی بی نے آزمانے کے لیے میاں کا منہ چڑھایا۔ میاں خبر بھی نہ ہوئی۔ مہتر کو بے پردہ کیے گھر میں بلایا میاں دیکھتے رہ گئے۔ بہشتی آیا دل لگی دل لگی میں اوسکی داڑھی کھسوٹ لی۔ میاں نے کچھ نہ پوچھا۔ دو چار دن امتحان بصارت و بصیرت ہوتا رہا آخر یقین ہو گیا کہ پیر جی کی پیشگوئی ٹھیک ہوئی اب کونڈے جلد ہی کیے جائیں ایسا نہو کہ وہ ناراض ہو جائیں۔ کونڈوں کا سامان ہونے لگا۔ میاں سے کہا۔ میں نے منت مانی تھی کھیر کے کونڈے کرونگی۔ شاید پیر جی بگڑ گئے اسی سے تمھاری آنکھیں جاتی رہیں۔ آج کونڈے ہو جائیں تو کل تک مصری کی انبیاے چھوٹنگی۔ پیر جی نے چاہا تو تمھاری آنکھیں بھلی چنگی ہو جائینگی۔ میاں جھوٹ موٹ رو دیے۔

بی بی نے انھیں دیپک کے پاس ہاتھ میں ڈوئی لے کے بٹھا دیا کہ تم کھیر گھونٹو میں دوسرے کام سنبھالوں۔ کونڈے پاک کر کے دسترخوان پر رکھوں۔ جتنی دیر میں بی بی نے کونڈے دھوئے اوتنی دیر میں میاں نے چپاتا گھمسا کر سنکھیا کھیر میں حل کر دی۔

جب کونڈے تیار ہو گئے تو معمول عشق پیشہ حسب الطلب آنے لگے۔ بی بی کو صرف ندیدن سے یہ کہنے کی ضرورت تھی کہ میں پردے میں جاتی ہوں تم آنے والوں کو آواز دو دو ... پردہ تو میاں کی آنکھوں کا تھا۔ وہ انھیں ...

کیسا! بھائی خیر ال آئے اونھوں نے اشارہ کیا میاں تلو نے دور سے بلائیں لین۔ شیخ بدھنگے نے ہاتھ چومے۔ غرض سات آدمی آئے اور ساتوں نے گرمیوں کے ساتھ ہی بوسہائے نمکین سے منھ سلونا کیا۔

میاں " بی بی معلوم ہوتا ہے۔ لوگوں کو کھیر بہت پسند آئی جو چٹخارے لے رہے ہیں "

بی بی " ہاں میاں تمنے اللہ خوب گھوٹی "

میاں " ہائے انکھیاں بڑی خوبصورت ہیں۔ مگر تمنے داغ بھی بہت سوندھا لگایا ہے "

بی بی " تو پھر تم بھی ذری سی چکھ لو "

میاں " نہیں بی بی میں نہایا نہیں ہوں "

بی بی " ارے غضب۔ تم پاک نہ تھے اور تمنے کھیر پر چھاؤ ڈال دیا۔ ائے اب کیا کروں "

اتنے میں میاں تلو شیر کی بولی بولتے گئے " موعو " تو کے ساتھ ہی پیر انکے بھی زمین پکی۔ بھائی لیاقت نے بھی انھیں کی نقل اتاری۔ شیخ بدھنگے کے ڈرانے کی صدا بھی آئی۔ آدھے گھنٹے میں سب پیر جی پر تصدق ہو گئے۔ بی چنیا کی والدہ نے [illegible] ایک کو [illegible] دوسرے کو [illegible] بہشت رنگین لگا لی۔ پوتے کے منہ پر قرآن کر دیا۔ [illegible] کو سولت کا عرق چلایا۔ چیچے کے کوے سوتے۔ ساتویں پر سو رہ یٰسین کا دم کیا۔ جلا سنکھیا کس کی مشقتی [illegible] کے جلا دے میں سب کے سب بچ گئے۔

" ہائے میں کہتی تھی تو نے غضب کیا۔ دیکھا پیر جی کا غصہ۔ جیسے کھیر کھائی انھیں موت آ گئی۔ یہ بتا دو میرا [illegible] مردے میں کہاں پھینکوں۔ " میاں نے کہا " بی بی پھر کیا کروں [illegible] تمھیں ہوتیں تو کوئی فکر کرتا۔ جو [illegible] وہ تمھیں کرو "

چنیا کی ماں تمھیں رونی [illegible] انھوں نے ساتوں لاشین حسن و جمال میں بینیں۔ ایک لاش ڈیوڑھی میں کو [illegible] کو [illegible] اور [illegible] [illegible] [illegible] میں [illegible] [illegible] [illegible] میں [illegible] [illegible] [illegible]

کیا ہو؟

چنیا کی اماں " بیٹا کیا کروں۔ گھر میں قے ہو گئی ہے لاش رکھی ہے مُردہ مُردہ ایسا ہے کہ کئی مرتبہ دریا میں پھکوا [illegible] مگر وہ پھر یہیں چلا آتا ہے "

شہدے خان " اجی آپ خفیف نہ ہوں دلواؤ ہم ابھی پھینک آتے ہیں۔ سسرے کی مارے کلوں کے گھیان تو ہم توڑ دیں گے۔ کیا ہنسی ٹھٹھا ہے بھاگ آتا ہے "

چنیاں کی ماں " جو پھر یہ چلا آیا۔ تو؟ "

شہدے خان " تو پھر تم ایک حبّی نہ دینا ہم پھر اس مُردے کو ٹھکانے لگا دینگے "

معاملہ طے ہو گیا شہدے صاحب لاش لے کے پل پر پہونچے چناں سمیت بند بار بس کی [illegible] بجاتے پہنے گئے لاؤ آٹھ [illegible] دیجیے کرو۔ چنیا کی ماں نے جواب دیا۔ ارے لو دیکھو وہ پھر یہیں کھڑے میں جہاں سے تمنے اوٹھایا تھا۔ شہدے صاحب نے [illegible] ذرا سیدھے اور دو سرے صاحب کو بھی [illegible] کیا۔ مگر آگے دیکھا تو وہ بھی [illegible] کی [illegible] واپس آ گئے تھے۔ [illegible] قوت کی [illegible] انھوں نے گردن توڑی ہاتھ پاؤں [illegible] [illegible] میں ہا [illegible] کرکے دریا میں پھینک دیا۔ مگر پھر وہی چناں اور وہی مردہ۔ اسی طرح چھ پھیرے ہو گئے اور ہزاروں گالیاں مُردوں کو کھانے کی قسم [illegible] [illegible]

ساتویں مرتبہ انھوں نے مردہ پھینکا تو [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] پل سے لاش گرتے دیکھی تو دوڑے جاتے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] شہدوں کے ساتھ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] میں [illegible] [illegible] [illegible] شہدے کو [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کی دھوتی [illegible] [illegible] [illegible] شہدے صاحب [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

عرف چنیا کی نانی تھیں۔ دولنگ پیچے جی ساتا روز بھی رہتی تھی۔ انھوں نے بھی چیونٹا [illegible] بٹا کا دل میں ریا۔ [illegible] رکھی تھیں۔ [illegible] اللہ دو لوادے سورج [illegible] [illegible] جان کی بیٹی چنیا کے بادو کھیلے گئے [illegible] میں [illegible] عجیب و غریب مطلب سے انکار کرتے تو منہ پہ سے آنکھ چار نہ کر سکتے۔ تو یہ جنس [illegible] کی تبدیل۔ اور ایک مہذب قوم [illegible] جیسی جل و فطری جملہ جو اصلاحات کی ٹولی [illegible] زندہ پیروں کے لیٹ رہے ہو بی چنیا کی والدہ نے میدان خالی پایا تو بکارنے لگیں۔

" اللہ جانے چنیا کا باپ پیر ترسے کونسے کو دیگی " راز کھل گیا۔ پیروں نے بچے اور اپنے حوالی موالی گئے بیچے [illegible] کے [illegible] کو [illegible] [illegible] جو تی کھڑا ہوتا کا [illegible] [illegible] کی [illegible] [illegible] کی [illegible]



"ماں مُرغی باپ کلنگ۔ انڈے بچے رنگ برنگ۔"

انڈیا:- ارے واہ ری مرغی۔ کیا کیا بچے نکالتی ہے۔ ایک پرندہ ایک درندہ؟

قانونی مرغی:- ہاں ہوا جیسا "مادا" ویسا ہی بچہ مور کے پاؤں بُرے۔ بھیڑیے کی نیت بُری۔

مجبور فرماکے آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیا۔ ایک جملہ بھی ایسی سوکہ نسلوں کی آفت سے کچھ فائدہ ہوا نو مگر مطلع صاف کہ مصارف ضرور متعین ہو گئے ہیں بہت بہت حضرت پنچ کی کا شکار ابھی اچھی طرح ہونے پایا تھا کہ گر شاہ دن کی تقریب کر دیگی پھر اتفاق نافی خوبیکو موہن پہونچیگا پہلے جو لوگ سوء ظن کی بیماری میں مبتلا ہیں اونکا قول ہے کہ کیرہ میں زہر لفاق جنیا کے بانے ڈالا اور جنھیں خدا نے عقل دی ہے وہ کہتے ہیں کہ سدسے میں پہلے ہی سے زہر موجود تھا تریاق کا استعمال کیے بغیر کچھ پر اور یہ مثل گر چلا۔ فاز دو دو شتا علی منہ۔ زہر میں زہر جو ملا تو کسی نے بھی بڑا کیا کسی کی نشتی چلی کسی کا سر گیا جستی نہیں تو حقلی موت کی نیند سے ہر ایک کی آنکھ بند ہوئی۔ جیسے میں عزت ہار جانے والے شہدوں کی بن پڑی عوام کی شامت اور حماقت کی بدولت لاش پر لاش مرے پر مرے رہے میں گر گر دون نے گھر دیکھ لیا ہے ایک شاد دوسرا موجود دوسرا دفان ہوا تیسرا مستعد۔ ہاتھ پاؤں توڑکے پھر بھی بچا سی شکل کرنے میں بر قرار۔ سمند پہلے پھیلکے گئے تب بھی بس نہ چلا۔ سدوں کے واسطے انگشتی بہت ہے لہذا اگر مردوں کی تعداد بڑھیگی تو مردہ شوری بہت اوٹھنے والے نہیں وہ برابر بچتے رہینگے۔ سر دست تو جنیا کی اولاد جنیا کے باپ ہی کے لیے مخصوص ہیں وہ لاکھ مصری کی بغیا میں وظیفہ پڑھیں۔

"اندھا ہو جنیا کا باپ بیر ترے کو شرے کر دیگی۔"

مگر زہر نفاق مل ہوئی شیر برنج اپنا اثر ضرور دکھائیگی۔ صحیح حال معلوم نہیں جشنہ و صید دس برس کی بعد لوہندے بینائی پر جتنا اثر ڈالا ہے وہ سکار از کمل جائیگا۔

راقم ہوشیار

مولانا پنچ کی نوٹ بک

بہادر کی تعریف

ایک بخیل سے کسی نے پوچھا شجاع کون ہے؟ اوسنے



یہ جل تو جلال تو۔ آئی بلا کو ٹال تو

جواب دیا جو کسی کو بیدردی کے ساتھ پلاؤ کھاتے دیکھے اور اوسکا کلیجہ نہ پھٹے زہرہ آب نہ ہو سچی بہادر ہے۔ آج کل لکھنؤ میں ایسے بہادر کئی ایک پیدا ہو گئے ہیں جنھوں نے ایک انگریزی پرچے کے برآمد ہونے کی صدا سُنی مگر بفضل خدا زندہ سلامت جی و قائم موجود ہیں گزشتہ نمبر میں ہم لکھ چکے ہیں کہ آئی ڈی ایل کی جان قفس چھوڑنے کی آواز سن کے نکلتے نکلتے بچی۔

اب لکھنؤ سے ایک پرچہ نام "سچ" نکلتا ہے اوسکا حال سنیئے کہ ابھی پرچہ نکلا نہ کل ڈائرکٹروں کے نام شایع ہوے نہ اوسکے مضامین سے کوئی آگاہ ہوا مہمان بچے کسی سے خبر سُن لی کہ چڑیا کا کڑھ چلا ذرا سی بات میں دشمنوں کی جان پر بن گئی۔ کچھ نہیں تو یہی بہادرانہ اعتراض سہی کہ ڈائرکٹروں کے جو نام شایع ہوے ہیں انکے بجز نسیم صاحب کے اور حضرات کے کارناموں کا منظر عام پر نہ آنا ہی بہتر ہوگا۔ اس فقرہ کو ایک چوٹ کہیے جو پرچہ نکلنے کے بعد روحانی صدمہ سے بہادر کے پے کی گئی ہے ابھی جان کی مگن ہو اگر لوگ بدظن ہو کر پرچہ نہ نکلے اور بہادر

زہرہ آب ہو بہادر پوچھے کہ وہ کون سے حالات ہیں جو منظر عام پر آئینگے تو قیامت القیامت کہتے ہوے آئینگے اور جن لوگوں کے نام آپ نے گنوائے ہیں انکی عصمت و طہارت پر کونسا دھبّہ ہے؟ انہیں سے بھی بعض کی دیانت بعض کا تعصب بعض کا خون عالم آشکار ہے۔ پنچ صاحب نے بھی صاف صاف کہہ دیا ہوتا تو ہم سمجھتے کہ ان میں کیا عیب ہے یعنی یہ سب سے بڑھکر ہے کہ بندۂ صادق الوداد کا یہ ڈنکے کی چوٹ ذکر ہے ان میں وہ بھی ہیں جو کہ مختلف فرقہ اسلامیہ پر چوٹیں کرتے ہیں یہ دکھنا ہے۔ اور جنکے کارنامے منظر عام پر لانے بہتر ہیں۔

ابھی بعض حصہ فروخت کرنے اور خریداروں کے مطلق

رہنے کے لیے پانچ شخص افراد کا نام شایع ہوا ہے ۔ مقدمہ حصہ فروخت ہو جانے کے بعد غالباً خود حصہ دار بورڈ آف ڈائرکٹرز کا انتخاب کرینگے ۔

حکایت

دو آدمی ایک طنبورے کے بارے میں جھگڑنے لگے ہر ایک کو طنبورے کے مالک ہونے کا دعویٰ تھا ۔ قاضی نے مدعی اول سے کہا تم اپنے گواہ پیش کرو ۔ مدعی دو گواہ کہیں سے پکڑ لایا گواہوں نے مدعی کی تصدیق کی ۔ مدعا علیہ نے قاضی صاحب سے کہا ذرا ان گواہوں کی توثیق بھی کر لیجیے کہ ان کا پیشہ کتنا معزز ہے ۔ قاضی نے پوچھا تو ایک صاحب کلال (میفروش) تھے دوسرے صاحب تو ادھے (کسی لشکر کے نہیں ۔ نوجوان عورتوں کی نوچ کے ۔

مدعا علیہ ۔ حضور قاضی صاحب قبلہ بھلا یہ گواہ قابل اعتبار اور عادل ہیں ؟ انصاف فرمائیے ۔

قاضی ۔ چپ رہ احمق ۔ طنبورے کے دعوے کے لیے کیا آسمان سے فرشتے اور مسجد سے امام جمعہ گواہی دینے آئینگے ۔

بالفعل ایک کتاب "مدر انڈیا" پر ہیجان غیظ و غضب ہو رہا ہے ۔ اس کتاب کی مصنفہ محترمہ کوئی امریکن لیڈی مس میو ہیں انھوں نے غریب ہندوستانیوں کی مذمت دل کھول کے فرمائی ہے کہ یہ عموماً جھوٹے بیلے چھپے [illegible] گائے کا موت اور گوبر استعمال کرنے والے ہیں ۔ گؤ موت کی پرستش کرتے ہیں ۔ ننھے بچوں کو بچپنے سے دن میں تین مرتبہ عمل تولید کی مشق کرواتے ہیں ۔

معلوم ہوتا ہے کہ مس میو صاحبہ شریفوں سے ملنے نہیں [illegible] تشریف لائی تھیں وغیرہ [illegible] بیان [illegible] اور قسمت کی [illegible] ہو بھی گا ۔ لہذا بقول قاضی طنبورے کی گواہی فرشتے دینے سے رہے ۔ ایسی ہی گواہ [illegible] ہندوستانیوں کو اپنی [illegible]

الہفوات

ایک نیا فتنہ برپا ہوا ہے مگر ہم اس اضطراب [illegible] نیا کہتے ہیں کہ اہل اسلام نے یوں ہی "مسیح" کے [illegible] کی اگلی کارروائیاں نہیں دیکھیں ورنہ یہ "ہاک آف تاریخ" کے مضامین نئے ہیں ۔ ہمارے ایک دوست پادری طرے صاحب ہمیشہ کہتے تھے کہ حضرت محمد صاحب نے کان میں مٹر کے دانے رکھ کے ایک کبوتر سدھایا تھا ۔ جب پیغمبر مسجد میں ہوتے تھے تو کبوتر دانہ کی تلاش میں اونکے کندھے پر بیٹھ کے غٹرغوں کرتا تھا لوگ سمجھتے تھے کہ روح القدس پیام آسمانی لے کے آئی ہے ۔

(۲) دوسرے پادری صاحب جیسے عارف کامل سمجھے گئے واہ جی واہ فرمانے لگے پیغمبر صاحب کا آہنی تابوت [illegible] کشش مقناطیسی پتھروں کے [illegible] مقام [illegible] معلق ہے ۔ [illegible] کونسی کرامت ہے ۔ جب کو ہم یہ تماشا دکھا رہے ہیں ۔

(۳) وحی کی تعبیر [illegible] کے مرض سے بھی خالی نہیں ہے جو لوگ حضرت موسیٰ کے معجزہ ید بیضا کو برص کا مرض کہتے ہیں وہ [illegible] اپنی معرفت ہے ۔

اصل یہ ہے کہ افتراء [illegible] علاج نہیں ہے [illegible] اور کوئی جاہل سامنے ہو تو چنیا بجانی شروع کر دیجیے ۔ بعض [illegible] اخبار زریں عنوان "دنیا مسلمان اسلامی غیرت کو [illegible] مسلمانوں [illegible] جوش [illegible] غیرت کیا ہوئی تمہارے نبی پر یہ [illegible] تم خاموش ہو [illegible] کوئی پوچھے [illegible] غیرت [illegible] مصنف [illegible]

کو آمادہ ہیں مگر نشانہ کہاں ہے ؟ کوئی سامنے ہو تو مرمت [illegible] اب صرف یہی چارہ کار ہے کہ قلم اٹھائیے اور جواب لکھنا شروع کر دیجیے ۔ قوم کو غیرت دلانی ہے تو اوس سے بھی فائدہ اوٹھائیے ۔

ہندو پروہت [illegible] کے مصنف نے ایک واقعہ بھی شاید ایسا نہیں لکھا جس کا اثر تاریخ اسلام میں موجود ہو اور آپ کو چھپانا پڑے ۔

آج بانی [illegible] شاہد میں موجود نہیں مگر جب تھے تو اونکے مواجہہ میں لوگوں نے اونکی تکذیب کی وہ نہ چھپے نہ اون کا وقار کم ہوا ۔ مگر مذہب کے بانی عرب میں [illegible] سید تھے [illegible] اب اونکی اولاد ہندوستان [illegible] باپ دادا کی سنت پر عمل کر رہی ہے تو اسلامی غیرت [illegible] ہندوستان [illegible] ؟

ضروری گزارش

خط و کتابت کے وقت نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیجیے ۔ منیجر

سمن بغرض انفصال مقدمہ

[illegible]

جلد دوازدہم
رجسٹرڈ نمبر ا ۔ ۷۸۳
۱۹۲۷ء

غذائے روحانی

معدن النغمات

یعنے

وہ بے نظیر کتاب جس نے پنج پنج ہوا مین گرہ لگائی

ایک گراموفون کی طرح سرون کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصۂ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہین کہ تا حال موسیقی کے جزو علمی پر

اس سے بہتر کتاب شائع نہین ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم مین مصنف نے

اساتذۂ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنے

[illegible]

تان مین [illegible] اساتذۂ فن کی گائگی [illegible] نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے۔

استاد محمد علی خان

[illegible]

قیمت پانچ روپیہ

الشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

حصہ اول [illegible]